اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

’’عالِمِ باعمل‘‘ کے نو حرف کی نسبت سی دعوتِ اسلامی کے جامِعات و مدارِس کے اساتِذہ کیلئے 9 مدنی پھول

مدینہ ۱: کامیاب اُستاد وہی ہے جو اپنے تلامِذہ کی نفسیات کی پرکھ رکھتا اور اُسی کے مطابق اُن سے سُلوک کرتا ہو۔ (المدینۃ العلمیہ کی کتاب ’’کامیاب اُستاذ کون؟‘‘ کا مطالعہ کرنے کی ہر اُستاذ کی خدمت میں خاص تاکید ہے)

مدینہ ۲: تلامِذہ کے ساتھ بے تکلفی، ہنسی مذاق، کِھل کِھلا کر ہنسنے یا زیادہ باتیں کرنے سے استاذ کا رعب جاتا رہتا ہے۔

مدینہ ۳: شاگردوں سے اِطاعت کا مطالبہ کیے جانے کے بجائے کم گوئی، سنجیدگی اور شفقت کا مُظاہرہ کرنے والے استاذ سے تلامذہ خود ہی مانوس ہو کر اس کے مُطیع وفرماں بردار ہو جاتے ہیں۔

مدینہ ۴: اساتذہ کو تاکید ہے کہ طالبِ علم کیسا ہی جُرم کرے ڈنڈی سے مارنا کُجا اس کو ہاتھ بھی نہ لگائیں۔

مدینہ ۵: اگر قُصور وار طالبِ علم کو سزا دینی ضروری ہو جائے تو اُسی کی بھلائی کی نیت سے اُس کی صحت وقُوّتِ برداشت کے مطابق اُس کو اِس طرح کی سزائیں دی جاسکتی ہیں: مثلاً سب کے سامنے مُہذّب الفاظ کے ساتھ شرمندہ کرنا، کھڑا رکھنا، درجہ کے باہر کھڑا کر دینا، کھڑا کر کے دونوں ہاتھ اونچے رکھوانا (دیوار کی ٹیک نہ لے اور ہاتھوں میں خم بھی نہ رکھے اس کا خیال رکھئے) وغیرھا،

مدینہ ۶: مار دھاڑ کے علاوہ بھی ہرگز کوئی ایسی سزا مت دیجئے جو طالبِ علم کو آپ سے باغی بنادے۔

مدینہ ۷: بار بار ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے طالبِ علم ڈھیٹ ہو جانے کے ساتھ ساتھ اپنے اُستاذ سے مُتنفر بھی ہوسکتا ہے۔

مدینہ ۸: فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: **انزِلُوا النّاس منازلھم** یعنی لوگوں سے اُن کے مرتبوں کے مطابق سُلوک کرو۔ (سُنَنُ ابی داوٗد ج ۴ ص ۳۴۳۔ داراحیاء التراث العربی بیروت) کا ہر جگہ خیال رکھنا چاہیے، اُستاذ کو چاہیے کہ ذِہین اور معزّز گھرانے کے طلبہ مثلاً ساداتِ کرام کو سزا دینے کے مُعاملے میں زیادہ محتاط رہے۔

مدینہ ۹: سچ بات یہ ہے کہ میرا دلپسند اُستاذ وہ ہے جس نے مدنی مرکز کی ترکیب کے مطابق ۱۲ ماہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کیا ہو ورنہ کم از کم ۴۱ دن کا مدنی قافلہ کورس کرنے کی سعادت حاصل کی ہو اور ’’مجلس‘‘ کے عطا کردہ جدول کے مطابق پابندی سے مدنی قافلے کا مسافر بنتا اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی دس تاریخ کے اندر اندر جمع کرواتا ہو اور گھول گھول کر دعوتِ اسلامی کے جام طلبہ کو پِلاتا ہو یہاں تک کہ جب طلبہ حافظ بنیں یا فارغ التحصیل ہوں تو باعمل حافظِ قرآن یا عالِمِ باعمل ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے بہترین مبلغ، مدنی انعامات کے زبردست عامل اور مدنی قافلوں کے سچّے شیدائی بھی ہوں۔

۱۹ ربیع النور شریف ۱۴۲۹ھ